103082 _ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنے والے خاوند کے ساتھ رہنا

سوال

میں سات برس سے شادی شدہ ہوں اور میرا ایك بچہ مریض ہے، اس بچے کی بنا پر میرا خاوند مجھے ناپسند کرتا اور ہر وقت مذمت کرتا رہتا ہے، اور اللہ اور رسول پر سب و شتم کرتا ہے، اس سبب کی بنا پر مجھے دو بار طلاق بھی ہو چکی ہے میں اپنے بچے کے باعث تیسری طلاق نہیں چاہتی.

میرا ایك بچہ اپاہج اور معذور ہے، اور میر گھر والے بھی مجھ کو بوجھ سمجھتے ہیں، یہ علم میں رہے کہ کچھ لوگوں نے اسے سمجھایا کہ یہ سب و شتم دین اسلام سے مرتد ہونے کا باعث بنتا ہے، اور پھر وہ نماز پنجگانہ پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے، لیکن اس کا مزاج تعصب والا ہے، لہذا وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرتا ہے، مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

یہ علم میں رہے کہ میں اپنی اولاد نہیں چھوڑ سکتی، اور جب میں نے اپنے والد کے ساتھ رہنے کی کوشش کی تو اولاد کی بنا پر انہوں نے اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کر دیا، میں بہت پریشان ہوں مجھے کوئی حل بتائیں.

وہ کچھ مدت تو نماز ادا کرتا ہے اور کچھ عرصہ نماز ادا نہیں کرتا، ہم نے اسے بہت سمجھایا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، مجھے کیا کرنا چاہیے کیا میرا اس کے ساتھ رہنا جائز ہے، اور میرا حکم کیا ہے ؟

اور کیا مجھے اس سے طلاق ہو چکی ہے، اور کیا میں اس کے ساتھ اس کے گھر میں رہ سکتی ہوں، برائے مہربانی مجھے اس حالت کے متعلق ہر چیز بتائیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنا کفر اور دین اسلام سے ارتداد کا باعث ہے، مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ایسا کرنے والا شخص قتل کا مستحق ہے، اور ایسے شخص کی نہ تو نماز جنازہ ادا کی جائیگی اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا.

رہا مسئلہ ارتداد کا نکاح پر اثرانداز ہونے کا تو اس کے متعلق عرض ہے کہ: مرتد شخص کی بیوی خاوند کے مرتد ہونے کے وقت سے ہی عدت شروع کر دےگی، اگر تو وہ عدت ختم ہونے سے قبل دین اسلام میں واپس آ جاتا ہے تو ان کے مابین نکاح باقی رہےگا، اور عورت اس کی بیوی رہےگی.

لیکن اگر عدت ختم ہونے کے بعد دین اسلام میں واپس آتا ہے تو پھر معاملہ عورت کے ہاتھ میں ہے اگر وہ چاہے تو پہلے نکاح سے ہی واپس آ سکتی ہے، اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں یہ اسے حق حاصل ہے.

اور اگر چاہے تو وہ اس کے پاس واپس نہ جائے تو یہ بھی اسے حق حاصل ہے، اور خاوند کے مرتد ہونے کے وقت سے ہی اس کا نکاح فسخ ہو جائیگا، اور طلاق لینے کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ اگر طلاق نہ بھی دے تو نکاح فسخ ہو جائیگا.

یہاں ایك تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ اگر خاوند مرتد ہو جائے تو بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کو اپنے قریب آنے دے حتی کہ وہ توبہ کر کے دین اسلام میں واپس آ جائے.

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (21690) اور (89722) کے جوابات میں ہو چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

ہماری رائے کہ - جیسا کہ آپ کہتی ہیں - جب آپ کا خاوند نماز کا پابند ہے، یا بعض اوقات نماز ادا کرتا ہے، تو اس میں خیر و بھلائی اور دین کی محبت پائی جاتی ہے، لیکن اسے ایمان قوی کرنے کی ضرورت ہے، اس میں آپ اس کی معاونت کریں، اور اس کا ہاتھ پکڑیں، اس کے لیے وسائل یہ ہیں:

جب وہ گھر میں ہو تو اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے کوئی اسلامی چینل لگا دیا کریں ہو سکتا ہے وہ کوئی ایسی بات سن لے جو اس کی ہدایت و استقامت کا سبب بن جائے.

اور آپ ہر اس کام سے اجتناب کریں جو اس کے لیے غضب کا باعث بنے اور اسے نارمل پن سے نکال دے، ہو سکتا ہے آپ ہی اس کے لیے اس عظیم برائی کا سبب ہوں.

اگر آپ اس کے ساتھ ہر قسم کی کوشش کر بیٹھیں اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور وہ اپنے اس عمل پر مصر رہے جو کر رہا ہے تو پھر اس کے ساتھ رہنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور آپ کے والد کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے، وہ آپ اور آپ کے بچے کا خرچ برداشت کرے، اور اس کے لیے آپ کی ذمہ داری سے دست بردار ہونا جائز نہیں.

اگر آپ کا والد اپنا فرض ادا کرنے سے انکار کرے تو ہم آپ کو صبر و تحمل کی وصیت کرتے ہیں کہ صبر کرتے ہوئے آپ اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد طلب کریں حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے لیے کوئی نکلنے کی راہ بنا دے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی

وہاں سے دیتا ہے جہاں سے گمان نہیں ہوتا الطلاق (2 ـ 3).

ہم اللہ تعالی سے سلامی و عافیت اور بخشش کے طلبگار ہیں.

واللہ اعلم .